# مسجد اقصیٰ

ترک شاعر: محمد عاکف عنان

خواب میں مجھے مسجد اقصیٰ نظر آئی
وہ ایک غمزدہ بچے کی مانند روئے جا رہی تھی!
میں اس کے قریب ہوا تو
خود کو اس کی محراب میں سجدہ ریز پایا!
مجھے اپنے اندر جذبات کی ایک آبشار محسوس ہوئی
دکھوں کا ایک تلاطم خیز دریا تھا
مجھے ایک آواز سنائی دی جو مجھ سے کہہ رہی تھی:
تیرے بھائی کدھر گئے؟!
میں تو انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہوں
میری نگاہیں تمہاری راہوں پر لگی ہیں
میں تو تیسرا حرم ہوں تمہارا
میں دو میں سے پہلا قبلہ بھی ہوں تمہارا
مگر کتنی حیرت کی بات ہے!؟
سب کے سب یہ تمام باتیں بھول گئے!!
یا کوشش کر کے دلوں سے نکال دیا ہے!؟
براق میرے گرد و پیش ہی تو لہرایا تھا

شب اسراء کو معراج نبوی کا نقطہ آغاز میں ہی تو تھا
میں بیت المقدس کی مسجد اقصی ہوں اس سے میرا تقدس ظاہر ہے
میں ایک پاکیزہ منبر کی امین تھی!
وہی منبر جس کی نورانی کرنیں دنیا کے کونے کونے میں چمکتی تھیں
وہ گزرے دن کیا ہوئے؟!
جب ہزاروں سچے دلوں والے اہل ایمان
میری طرف لپکتے چلے آتے تھے
سب یک دل ہو کر پورے جوش سے
یہی تو وہ وقت تھا جب دعائیں اور التجائیں
میری محراب ہی میں شرف قبولیت سے نوازی جاتی تھیں
جب انبیائے کرام میرے گوشوں میں آباد تھے
مگر اب تو نمازی بھی مجھ تک نہیں پہنچ پارہے
اب تو میں اجڑی سی ویران ہوں، مومنین کی تلاوت سے محروم ہوں
اب تو ہوائیں بھی میرے امڈتے ہوئے آنسوؤں کو خشک نہیں کر پاتیں
اب تو میں کسی ریگستانی صحراء میں ایک گم گشتہ نخلستان ہوں
خواب میں مجھے مسجد اقصی نظر آئی
جو مسلمانوں کو پکار رہی تھی:
اسلحہ اٹھاؤ
علم جہاد بلند کرو
اب مجھ میں مسلسل فراق کے لیے حوصلہ نہیں رہا
مجھے پھر سے آغوش اسلام میں لوٹا دو

(ترجمہ: ظہور احمد اظہر)